

H.B. KHAN ARTIST ... LUCKNOW

تاج

[illegible]

دلچسپ نغمہ

[illegible]

جلوۂ حسن کی موج پہ ہر دم خوشبو سے

[illegible]

منیجر تاج ۔ سچ پبلیکیشن بازار حیدرآباد دکن سے طلب کیجئے

لوگوں کی آواز

[illegible]

گولیاں ... علاوہ محصول

وید شاستری اتی شنکر گوبند جی جام نگر کاٹھیاوار

گردوں کے لیے اکسیر گلشنی شربت

[illegible]

المشتہر ۔ بہاری لال سنہاں نیوز کارخانہ گلشنی شربت

مقبول خاص و عام

تمباکوے خوردنی

پتی ! گولی !! قوام !!!

پتہ ذیل سے طلب کیجیے

مرتضیٰ خاں تاجر تمباکوے خوردنی لکھنؤ

نمونہ خدمت مفت

علم فلسفہ

یعنی

مولوی ... کرامت حسین صاحب سابق ... کے کارآمد مخزن مستند و مفید تصنیفات ہیں جنھوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھنا چاہیئے اور اسلام کا آدمی بنا دیجئے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھ جائیے۔

علم الاخلاق بسم گرلز سکول کے کورس میں داخل تھی اردو ... حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی ۔ مجلد قیمت محصول ڈاک ... ۸ عمر

افراد کا سیرہ ... کی مطالعہ کی چیز ہے اردو ... الدین ... مذہب و سائنس ... ۱۲ ر

... عربی فلسفہ عقلی کا کارآمد متن ۶ ۲ ر

نامہ خریداروں کو معقول کمیشن دیا جائے گا

المشتہر ۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فرپنچ طلا

[illegible]

مارل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۹۲ ... بمبئی

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا

منظوم سفرنامہ وادق

عجب عجب نظم ہوئی ہے ... قیمت فی جلد ... ر

المشتہر ۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

... سنگھ

بلا نو پان کی دوا

[illegible]

بال ... سے

[illegible]

پنڈت ... سنگھ ... کمپنی متھرا

قصہ بے یا ظرافت کی جان

اُردو میں ... تحفہ ... !

چھپ گیا !

[illegible]

قیمت علاوہ محصول ڈاک ...

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ مضامین غیب نمبر ۴۹

یکشنبہ ۱۰ دسمبر [illegible]ء

الجہاد بالکنکوا

ساقیا دور ہے کیا یا ہم ہے حق ہے کہ [illegible] ٹھیک لے
باغ عالم میں [illegible] کرے دل لگانے [illegible] آئے ہوئے
[illegible] سرمستی [illegible] [illegible] پتنگ [illegible]
بیچ سلے [illegible] کی طرح کنکوے کے ساتھ لگ جائے گے
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] بخش [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] عزت [illegible] [illegible]
ہے اگر [illegible] کا یہ دور مقصد [illegible]
[illegible] کنکیا کرتے ہوئے [illegible]
روز [illegible] [illegible] رہے گی [illegible]

ڈیر پیچ۔ آپ جانتے ہیں کہ کنکوے میں بازیوں کی کوئی کمی نہیں۔ تمام بازیوں [illegible] صورت تقریر بازی اور تحریر بازی پر [illegible] ہوئے مگر [illegible] کی ضرورت ہے اور [illegible] کوئی [illegible] مجھے [illegible] [illegible] سمجھایا [illegible] ساتھ ہے [illegible] زبان سے جہاد کرتا تھا کبھی [illegible] [illegible] دور [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] آ گیا [illegible] ضرور [illegible] جب آج کنکوے کی [illegible] [illegible] اور باہمی جھگڑے میں [illegible] ضرورت بھی نہیں [illegible] [illegible] بھی مروت کی بات بھی [illegible] تمام کلام [illegible]

[illegible] کی بدولت چلتا ہے نجدی ان باتوں کو بدعت کہتے اور ان سے جلتے ہیں پھر بندہ کو نجدیوں سے محبت کیوں ہو ان کی بدعت نے ناک میں دم کیا ہے ہر چیز میں بدعت گھسی ہوئی ہے۔ اگر خود ان سے کوئی پوچھے کہ یارو تم نے کیسی کیسی چیزیں [illegible] ہیں آستین بھول ہو گئے...... تیر نیزہ تلوار [illegible] کند خنجر گرز یہ پرانے اوزار تھے ان سے جنگ کرتے ہیں جو بدعت کا ارتکاب نہیں مگر بتایئے ہوائی جہاز سے بم گرانا۔ بندوق سے حملہ کرنا۔ گیس کے گولے برسانا۔ توپ چلانا۔ برقی شعاعوں کی لپک سے بندگان خدا کو قتل کرنا بدعت ہے یا نہیں؟ واللہ بدعت ہے اور نری بدعت ہے۔ سنتے ہیں کہ امیر علی بن حسین [illegible] شریف زادے نے کچھ ایسے ہی [illegible] اوزار [illegible] سے خریدے ہیں اور شیخ نجد صاحب کے مقابلہ پر [illegible] گئے تشریف لائے ہیں۔ [illegible] دیکھنا ہے کہ [illegible] کہاں تک ان شیطانی اور بدعتی ہتھیاروں کی دفعیہ کی طاقت رکھتے ہیں اور ان ہتھیاروں کا مقابلہ سنتی ہتھیاروں سے کرتے ہیں یعنی [illegible] امیر [illegible] امیر علی سے [illegible] حضرت [illegible] [illegible] تو جہاد ہے۔ اچھا! اگر شیخ نجدی صاحب ہوائی جہاز اڑا سکتے ہیں تو پھر بندہ کنکوا اڑاتے ہیں کیوں [illegible] حرام ہے یہ بھی ایک جہاد ہے۔ اور [illegible] کی زبان سے [illegible] کی [illegible] صدا نکلی [illegible] خون جسم [illegible] بڑھ جاتا ہے بس غازی مرد کی طرح خواہ مخواہ آدمی [illegible] لگتا ہے۔ کل کی بات ہے دہلی والے آئے اور لکھنؤ والوں کو نیچا دکھا گئے۔ ہائے اگر جہاد کی تلوار زنگ آلود نہ ہوتی تو اس ذلت کا تدارک نہ ہوتا؟ انھوں نے کہا [illegible] ہم کٹ گئے اور کہا ہے خدا کی عنایت سے [illegible] روپیہ پیسہ کی کمی نہیں تو ہمی چندے سے اس جہاد کا بار بھی طرح سنبھال سکتے ہیں۔ مطلب تو اب سمجھ جاتا ہے آدمی [illegible]

چاہے کنکوے سے ہوا لے۔ ہماری کمائی قوت بازو کی احسان مند نہ کل تھی نہ آج ہے۔ خدا ہے سنت خلق دیتا ہے ۵

بہ ناداں آنچناں روزی رساند
کہ دانا اندراں حیراں بماند

جب کہ ایک ٹکڑا روٹی نہیں پاتے اور یار لوگ زردے پلاؤ کے مزے لوٹتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ دعوت قبول کرنا خلاف سنت ہے سو سنت مسنون ہے اور جہاد بالکنکوا۔ جب آ گئے میدان دار ہی دیکھیے۔ بس کنکوا اڑاتا ہوں کہتے ہیں کہ دینے کی ضرورت نہیں وہ پہلے کمائے مال حرام ہیں تھے جب ہیں یہ مصلحت اسی میں ہے کہ [illegible] دیتے ہیں ورنہ لوگ سمجھیں گے کہ ہم بھی نجدی پرست ہیں ہاں خاندانی کنتی [illegible] [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] اس کنتی کے دوسری چیز [illegible] نہیں کر سکتی۔ آج [illegible] تو [illegible] [illegible] ترجیحات [illegible] فرق آتا [illegible] صدارت کی

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]

[illegible] تقریری [illegible]
[illegible] ۱۹۲۳ء

[illegible]
[illegible]
[illegible] ضلع [illegible]
بنام
[illegible]
[illegible]
[illegible] ضلع [illegible]
[illegible] ضلع [illegible] بریلی
[illegible]

سند عروسی پر بیٹھنے والے کے لیے کچھ کمی نہیں لگتی ہے۔ اور سگریٹ بندہ کا شبا بھی ہے اور استاد بھی۔ بڑھاتا ہے وہ اڑاتا ہوں پیا ہوتا ہے وہ کاٹتا ہوں میں۔ پھانستا ہے وہ چھٹاتا ہوں میں۔ میں کنکوا ہوں تو وہ لنگر ہوں کا قائم مقام۔ میں کاغذ ہوں تو وہ کانپ ٹھڈا ہے۔ میری داڑھی کی جھلجل اسی کی دُم میں اٹکی ہے جو خدا نخواستہ وہ نہ ہو تو واللہ داڑھی بے پر ہو جائے۔ ڈیر پنچ! آپ اس ذکر کو فضول سمجھتے ہونگے۔

باخبر نہیں کہ آپ حضرت ایک زاہد خشک ہوا کے کھیل سے ناواقف۔ مگر آپ اس ہوا میں ڈانگ کرتے ہیں راز اور اس پینچ کے بھول سے جس میں کہ اخیری سفت خوری و اسرات کا فلسفہ پنہاں ہے واقف ہو جائیں تو کیا عجب ہے کہ پھر آڑے نہ آئیں نہوں۔ مگر وہ بے ضمانی رکھے بندہ یہ پیچ آپ کو سکھانے والا نہیں ہے بیعت کا لمڈورا اڑا دیجیے پھر بو منڈل کی ہوا کھیلئے آپ نہیں جانتے۔ حضرت روح القدس کا جلوہ

اسی میدان میں دکھائی دیتا ہے سہ
بے پر و پر ہے و بن آواز دو
آپ جانتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ قدرت کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہیں ہو چند علم مصلحت اگر مشکل ہے تو نیر علم ظاہری سے سہی بندہ آپ کی اطمینان کسی نہ کسی طرح ضرور کر سکتا ہے سہ
کاٹنی ہے تسلی کے لیے ہاتھ کی ڈنگی
ہمارے ہادی طریقت فرماتے ہیں کہ جن افعال کی حرمت منصوص نہیں وہ اگر کسی غرض صحیح



اناڑی حاکم:- جی میں کسی کے پاؤں میں چوٹ لگنے کا ذمہ وار نہیں ہوں۔
انگلستان:- سچ تو ہے سارا قصور ٹانگ کا ہے اس نے چوٹ کیوں کھائی۔

کے پیٹے کیے جائیں تو جائز اور گر غرض فاسد کے پیچے کیے جائیں تو حرام ہیں۔ مقیس علیہ وہاں گھوڑدوڑ ہے۔ میری کنکوے بازی اور میرے سکریٹری کا پیچ لڑانا ہرگز کسی لہو و لعب اسراف وتبذیر وضاعت وقت پر مبنی نہیں ہے۔ واستغفراللہ (اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم) بدگمانی سے بہت بچو بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اسے تو یہ میں اور لہو و لعب؟ میرا سکریٹری اور مناہی و ملاہی؟

ابھی حضرت یہ کنکوے بازی نہیں مشق جہاد ہے۔ ان کنکووں کی گھسیٹ میں اخر یہ میری انچھیڈیا سے گنگو کا فن صرف کیا جاتا ہے میدان جہاد میں خبر رسانی کی غرض ان سے پوری کی جائیگی اب سمجھے؟ انما الاعمال بالنیات غرض صحیح ہے تو اجازت شرعی حاصل ہے۔

پیچ لڑانا ڈھیل لگانا کھینچ دینا غرض ہر حرکت بجائے خود ایک غرض شرعی پر مبنی ہے۔ پہلے بندہ یہی داڑھی سے یہ کام لینا چاہتا تھا مگر افسوس وہ کسی طرح پروا نہیں ہے کہ دور سے کوئی اس کی حرکتیں سمجھ سکے۔ دوسرے اہلیہ مقدسہ اس داڑھی سے کھیلتی رہتی ہیں روز بروز کھنڈی کو کر دینے کا ڈر لاحق رہتا ہے ممکن ہے کہ وقت جہاد آنے تک یہ بے تار خبر رسانی کی مشین ہیچ میچ بے ریشے ہو جائے پس اس وقت اس کے ثبت ہوا نہ ہو۔ اللھم الامان یقال کہ کیوں لڑاتے ہو تم پیچ پس واضح ہو چیز کہ مقدمہ واجب واجب ہوا کرتا ہے یعنی اگر پیچ پر قدرت نہ ہوگا تو ممکن ہے کہ نخالف کنکوے بازی غالب آ جائے۔ فافہم وتدبر۔

وقت فرصت میں بندہ نے مشق کر لی ہے کہ لکھنؤ کا کوری کا یعنی ساڑھے چار کوس تک اپنی ڈور کی خبر جنبش بیک حرکت اس طرح پہنچا دیتا ہوں اور وہاں سے جو جواب ملتا ہے یہاں کے لوگوں کو سنا دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ لنگر و حق جہاد و فقط۔

راقم

بے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے

بقلم

رئیس الاتقیاء حکیم ابو الیث محمد مسیح ارادۃ اللہ انصاری رضوی آنریری جنرل سکریٹری انجمن تنبیہ الغافلین فرنگی محل لکھنؤ

مکرر یہ کہ بندہ جہاد پر ہر وقت آمادہ رہتا ہے ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ جس طرح تمام بھائی بندوں پر بوجہ ان کرایات کے جو میری مخالفت میں پھیلائے جاتے ہیں بنٹ ہو گئی تھی رد کیے چند سلطنت امن پسند حامیان اتحاد جمع ہوئے ورنہ ابھی کنکوے سے سب کی ناک میں اڑا دینا اور یہ دیکھ لیتے کہ ایک مجاہد کے ہاتھ میں خالی کنکوا بھی شمشیر ہندی بن جاتا ہے۔

والسلام۔

گردش پیمانہ

نمبر ۶

(سلسلہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۴ء تک معہ صفحات حضرت کا دکن)

میں بار بار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ حضرت سیماب کے شعر کے الفاظ کسی مطلب خاص کے رہین منت نہیں ہوتے۔ نہ ایک مصرعہ دوسرے سے لگاؤ کا محتاج ہے نہ الفاظ اپنے موضوع لہ پر قائم رہتے ہیں۔ خلیل ایک پیمبر کا لقب ہے۔ اب یہ لقب حضرت سیماب کی سرکار سے ذات مقدس الٰہی کو عطا کیا جاتا ہے صنم کدہ جو چچا آزر نے بنایا تھا خلیل اللہ کا خدا اس صنم کدہ سے راضی نہ تھا مگر شاعر صاحب خدا ہی کو حکم دیتے ہیں۔

"بنا صنم کدۂ آزری گلستاں میں"

شاید صنم کدہ آزر کسی جنگل بیابان لق و دق میدان میں تھا ہمارے شاعر صاحب شہر سے گل و بلبل کے شیفتہ۔ پہلے فرمائش ہے کہ گلستاں میں بنا۔ اگر تو نے نہ بنایا تو؟

یہ نتیجہ نہ سمجھیں کہ باوجود خلیل ہونے کے نوازش سے اجتناب ہے؟

اگر اس شعر کا مطلب علاوہ اس مطلب کے جیسے ہم نے بیان کیا کچھ اور بھی ہو۔ تو پنچ کے ناظرین اور خود جناب ادارے سے التماس ہے کہ توضیح فرمائیں بندہ کا دل یقیناً منصف مزاج ہے وہ ہرگز انکار اور ہٹ دھرمی نہ کرے گا۔

افسوس ادب اردو محققین کی نگاہوں سے ناپید اور دور ہوتی جاتی ہے۔

اردو تمام ہوئی اب فارسی شعر سنیے اور یہ آخری شعر ہے۔ فرماتے ہیں ؎

برنگ طور ہوں اے نگاہ ناز مرا
کلیم وادی حیرت بسوز ساز مرا

ملائے مکتب اس کا ترجمہ یوں کرتا ہے:۔

ساتھ رنگ طور کے اے نگاہ ناز جلا دے مجھے اپنے کے جنگل کا کلیم ساتھ سوز کے جلا دے میرے تئیں یعنی طور کی طرح اے نگاہ ناز مجھے جلا دے۔ اور ہمیں سوز یعنی سوزش میں حاصل مصدر سوختن کو میرے کلیم وادی حیرت ہونے کا سبب قرار دے گیا ہے ایک ہی آنچ میں دو طرح کے کام بتایا جاتے ہیں طور کے کو جلے بھی اور وادی حیرت کے کلیم بھی۔ مگر اس میں کلام ہے کہ سوز معنی سوختن اہل زبان کے نزدیک صحیح ہو سند مطلوب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ سند میں سوز کوئی دوسرے معنی نہ دیتا ہو۔

علاوہ تنافر کے علاوہ ایک عہد کا نقصان تاریخ غیر مدون میں ملتا ہے جسے اہل تشکیکات سے تعبیر کرتے ہیں اس عہد میں جبکہ عروض ہمہ فصاحت ہمہ بلاغت ایک شاعر امیس ابو لاہی تھا جس نے اپنے شاگرد قاس کو مشق شعر گوئی کی بعد یوں تعلیم کی تھی کہ بیٹا جب تک اجابت سخن کی گردش سر میں نہ ہو اس وقت تک تلاش قافیہ میں عالم ادب کی خاک چھان۔ اگر اٹھ کر شروع ہوتے ہی خود آ دفعتہ ہاتھ میں لے کے بھاگ اور اگر وہ شعر تک سندی کا لنگ لگا دے۔ بول تجھا تاپالا جا اناڑی جبار کی طرح نہ ست چول جڑی کے پیچ پر پیچ تھم تک اس کی پرواہ نہ کر کہ جو کٹے ہیں رنج ہے یا بدگنیا ہوا جاتا ہے اگر تو رنجاہت کے بعد اچھا خاصا شاعر بن جائے تو میرا ذمہ۔

اشعر الشعرا جناب سیماب صدیقی لوارثی کی تصنیف

دیکھتے ہی ہمیں اندیشہ پیدا ہوا کہ خدانخواستہ کہیں عہد خشکیات کے شاعر کی وصیت پر عمل تو نہیں ہوا کیا معنی کہ ان اشعار میں گھبراہٹ اور تلاطم کی کیفیت ہویدا ہے۔ فارسی شعر کا حاصل دُنیا سے ناپید۔ تاہم ہمیں اسکا اقرار ہے کہ حضرت سیماب طبیعت دار آدمی ضرور ہیں آپ کے بعض اشعار تو فی الحقیقۃ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو سُن کے طبیعت خوش ہوتی ہے اگر آپ اپنے ہر ایک رطب یابس کلام پر عاشق نہوں اور زری زبان کی نزاکتوں پر بھی اطلاع بہم پہونچائیں تو ہمیں شک نہیں کہ زمانۂ حال کے سربرآوردہ مستاد شعرا میں بھی آپ کی جگہ اونچی رہے تو سکھیوں کا کیا مذکور ہے صاف سیدھی سلیس زبان اختیار فرمائیے۔

سُنا گیا ہے کہ آپ اپنے تلمذ کا استناد حضرت داغ دہلوی کی جانب فرماتے ہیں۔ حالانکہ داغ کے تینوں دیوان ہم نے دیکھے ہیں کوئی ایک شعر بھی آپ کے کلام سے ہم رنگ نظر نہیں آتا یہ کیا قیامت ہے۔ مشاعرہ کی جان پر رحم کیجیے فارسی عربی کی دُم میں بندھا باندھنا چھوڑ دیجیے۔ آپ کے اختراعات کسی عجمی شاعر کو دکھائے جائیں تو وہ ہنسے کسی عرب کو سنائے جائیں تو وہ متحیر ہو۔ اردو شاعر کی تو پوچھیے ہی نہیں وہ غریب کانوں پر ہاتھ رکھتا اور کہتا ہے کہ یہ پشتو ہے اُردو نہیں۔ بندہ پرور آپ کی نیت بخیر ہے مگر کم اتفاقی اور تحقیق سے چشم پوشی فرماتے ہیں غریب اُردو کی جان پہ بنی جاتی ہے یاد رکھیے کہ اُردو زبان کا دشمن خواہ نیک نیت ہو لیکن کا دشمن ہے ہم نے سنا ہے کہ آپ کے زیر اثر ایک گروہ ہے اور وہ گروہ آپ کے بیہودے اجتہادات کی تقلید پر مائل ہے۔ اس تقلید کا نتیجہ ملک اور زبان کے حق میں بہت بُرا ہوگا۔ یہ تو خیال فرمائیے کہ جب خود جلالت و اقبال ہی کا کلام قابل اصلاح ہے تو شاگرد کیونکر کامل الفن ہو سکتے ہیں۔

ستمبر اور اکتوبر کے دو نمبر (جناب ادبار کے زیر نظر ہیں۔ بندہ کا کاواک داخل در معقولات کا مرتکب ہوا ہے۔ کیوں؟ اُردو کی [illegible]

چھڑیوں سے حلال ہوتے نہ دیکھی گئی۔ سلسلۂ تنقید (مولانا) ادبار کی بدولت جاری ہے قابل اصلاح اُمور کی تفصیل اسی سلسلہ میں آپ کو معلوم ہو جائیگی اچھا اب رخصت سلام علیک۔

(مولانا کاواک کے اعتراضات ختم ہوئے اب بندہ ادبار "عجز عرادہ" کی طرف عنان توجہ پھیرتا ہے۔

ہاں جناب ساغر صاحب۔ سُنیئے "وہ پچارا" نغمہ میں "آئینہ النغمہ" تھا جس کے حریم شعور میں انجام حیات کی سنجیدہ اور متین پرستشیں سر بسجود تھیں۔ مرجع ضمیر وہی مردود نقاب پوش رقاص ہے جو غالباً "عہد خشکیات" میں "خوش نقابانِ عشق" کا پیمبر تھا اور بالآخر کم از کم ایک فن لطیف یعنی راگ کا خدا بھی بن بیٹھا۔ "حریم شعور" البتہ ایک چیستان ہے اگر عہد موہوم کے زمانۂ غیر تاریخی کے بے عدیل مورخ مولانا کاواک عرادہ نہ ہوتے تو ہم اودھ پنچ کے ناظرین کبھی اس چیستان کو حل کر سکتے مگر اب راہ آسان ہے "حریم شعور" غالباً وہ خوابگاہ نما عبادت ہے جو ابلیس کی سجدہ وغلطک کے واسطے ہر وقت مہیا تھی اور [illegible] یادگار سفر دُنیا پر نہیں تو صفحات پیمانہ میں موجود ہے۔ ماہرِ آثار قدیمۂ غیر موجودہ یعنی حضرت ساغر کی تلاش واقعی قابل تحسین و آفریں ہے۔ اس قدیم شعور کی سنجیدگی و متانت (مضبوطی) کا تجربہ خود حضرت مصنف رکھتے ہوں گے ہم دو شاہ ہرگز مداخلت کے مجاز نہیں۔ البتہ قابل تفسیر یہ مسئلہ ہے کہ پرستشوں کی صفت سنجیدگی و متانت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ آیا پرستش کی یہ صفت اپنے موصوف سے انفکاک کی قدرت رکھتی ہے یا نہیں۔ آیا پرستشیں سربسجود ہوتی ہیں یا پرستار۔ ہم نے آج تک دُنیا نے پرستش کا سر نہیں دیکھا۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس کا حُسن معصوم ایک صبح سحر میں تھا جس میں نغمے اور موسیقی کے لاتعداد مسند رموجوں نظر آتے تھے۔ وہ انسان تھا مگر اسکی ترکیب میں مٹی اور پانی کو دخل نہ تھا اُسکی سرشت ہیرے آتش اور

ہوا تھی ہے نغمہ اور موسیقی کو جس سے آجتک تعلق تھا مگر اب سے جس بھیر کھلو یہ حقیقت منکشف ہو گئی۔ کیا عجب ہے کہ ترقی کرتے کرتے حسن ختم تک پہونچے مشام بھی ایک نازک آلۂ چشم ہوں میں آپ سنیں گے کہ نغمات سونگھے بھی جاتے ہیں۔ صرف ایسی ناک درکار ہے۔ عشق پیشہ گروہ کا پرور بڑھتے رہیے۔ ایسی آنکھوں کی ضرورت پائے گی نہ ایسی ناکوں کی جس میں [illegible] کا دل دھڑکتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ بڑی مشکل ہوئی معصوم حُسن کی صبح سحر میں نہ لاتعداد نغمے شمار لاتعداد مسند رموجوں بنانے نظر آئینگے تو سیٹیوں کا گھر کی تیلیوں کا پٹارا ہو جائے گا۔ عاشق بیچارے اس طرح تکتی لگائیں گے جیسے قصائی کی دوکان کے آگے کتا۔ مگر انہیں کیا معلوم؟ یہ عنصروں سے دو عنصروں (آگ اور ہوا) سے بنا ہوا اس میں نغمے اور موسیقی کی موجیں؟ موجزن تو ہونگی تو کیا بہیروں ناچے گا؟

مضمون طولانی ہوا جاتا ہے اگر شخصیت سے بحث ہوتی تو ہم ہرگز قلم نہ اٹھاتے مصیبت یہ ہے کہ یہ لوگ غیر حقیقی اور محض عاشقی و معشوقی پر اردو غریب کو تصدق کیے دیتے ہیں۔ بقول مولانا کاواک در حقیقت ساغر صاحب بیچارے اُردو فارسی عربی کیا جانیں ان کی لیاقت بجز انگریزی کی ابتدائی کتابوں تک محدود ہے۔ بیچارے اور اسکا افسانہ عرادہ بلکہ خود ہی ساغر تو سب کچھ حضرت سیماب کی کرستانیاں ہیں۔ لہذا حضرت ساغر نہ ہمیں کوئی تعجب ہے نہ ان سے کوئی شکایت نہ ہم ان کو اس بحث میں لائق خطاب سمجھتے ہیں ہمارا خطاب حضرت سیماب کی جانب ہے کہ وہ اس مہمل گوئی کے داغ پر کیوں کمر بستہ ہیں اُردو کے نام لیوا ان کے افعوں نے شہرت حاصل کی ہے بس تھوڑا انصاف نہیں ہے کہ اسی کی جڑ کاٹیں۔

مولانا کاواک نے اپنے مضمون میں "دوشن ضمیری" اور "تیز فہمی" کے [illegible] عرادہ کا حوالہ



انڈین نیشنل کانگریس سنہ ۱۹۲۴ء

ہمت سے موٹر کے چلتا کرنے کی تدبیر دیکھیے   ہوتی ہے درج کب یہ نوا صیر دیکھیے

دے کہ اس قصہ کی اخلاقی پستی اور بے حیائی تشکا ظاہر ہے اس نمبر میں معنوی اعتبار سے قابل لکھنے بھی یہی حصہ تھا۔ الفاظ کی بے ربطی بتا رہی ہے کہ ترجمہ قلم کی ہے اگر تحویل ثانی سے قطع نظر کیجیے تو خلاصۂ واقعات یہ ہے کہ ایک قبیلے کی عمرانہ کو ... سنی سے موسیقی کا شوق تھا جہاں جاتی تھیں بانسری بغل میں لیے رہتی تھیں ایک دن وہ جنگل میں بانسلی کا تکیہ اور نغمہ کا بچھونا آراستہ فرما کے سو رہیں سہیلیوں نے ان کو ڈھونڈھا اور جنگل میں پایا مگر گدگدا کر جگائیں شہنائی بجاتے بجاتے انھوں نے ایک اُلو کے پیچھے (رغاس) کا منظوم قصہ چھیڑا کہ وہ بہت حسین و جمیل تھا مگر اسکے کنبہ قبیلے میں نقاب پوشی کا دستور تھا عورت ہو یا مرد سب نقاب دار تھے نقاب ملاحظۂ آثار فطرت و کائنات کے زوال پر غور کرتے تھے رغاس کے حسن و جمال کی تمہید میں عمرانہ نے بیہودہ سرائی اور اُردو کشی کا حق خوب ادا کیا۔ رغاس سات سال کا چھوکرا تھا اسکا حسن معصوم بچپن تھا ... اور بچہ سے پیدا ہوا تھا یہ تھا وہ تھا۔ عمرانہ کی سہیلیاں جوان جوان تھیں ایک بچہ کی توصیف سے شرما گئیں۔ کتنا نے کی بات بھی تھی جوان عورت پانے میں بچہ لینے والے بچہ کی طرف صرف ماں ہونے کی حالت میں گو متوجہ ہوتی ہے۔ جوانی اور مستی میں بھری ہوئی بیسوائیں ایک بچہ کا ذکر کیا سنتیں جب عمرانہ نے (رغاس) کا یہ حال بیان کیا کہ عقیدت سے ... کے دو سی اور ہاتھوں سے چھینے جانے کے بعد رغاس ہی کے پیلے نازک کو بوسہ دیتے رہتے ہیں تو فوراً ان سب بیسواؤں میں زرا زیادہ جو بانک تھی بوسہ کا نام سنتے ہی دیوانی ہو گئی اور یہ تجویز ہوئی کہ بوسہ کا نام آیا ہے تو تقاضائے شباب بھی عملی مشق شروع ہونی چاہیے تجویز پاس ہوگئی اور سینگیاں کھینچے گئیں جٹاخ پٹاخ سے (۱)
ایک دو تین چار پانچ چھ سات
آٹھ نو دس ہوتے ہیں ... بس

بس ثبی کے بعد عمرانہ نے اپنے رنگے ہوئے ہونٹوں سے بیان کیا کہ رغاس دو برس کا ہوا تو اسکے چہرے پر پہلا مقنع ڈالا گیا چھ سال تک ایک نقاب سالانہ بڑھا حساب سے چھٹے سال تک پانچ نقاب ہوتے ہیں مگر مصنف تانا گنتی بھول گیا اسی وجہ سے فرماتے ہیں کہ چھٹے سال میں چھ نقاب اسکے چہرے پر حجاب آرا ہوگئے بھلا آپ خیال تو کیجیے ننھا سا چھوکرا تیلی کا بیل بن گیا مگر ہم غلط کہتے ہیں حضرت مصنف بزبان عمرانہ فرماتے ہیں "وہ اب کم سن نہ تھا نوجوان تھا۔ اس کا نشو و نما قید عمر و سال سے تھا۔ بلکہ باندازۂ حسن و جمال تھا" یعنی باندازۂ حسن و جمال وہ نوجوان ہو گیا۔ قبیلے کی کنواریاں اس کا نے کی فرمائش کرتیں تو وہ اپنی ... اور آواز کے اتار چڑھاؤ سے انھیں نچا کے بے نقاب کر دیتا اور خود بھی بے نقاب ہو جاتا۔ آخر جوانی کے ذکر پر جیت پھر دیوانی ہو گئی اور سب کی سب تھرکنے لگیں ناچنے اور گھومنے لگیں جب نشہ کچھ کم ہوئی تو عمرانہ نے کہا "وہ نوجوانوں کا پیغمبر تھا۔ اس نے ایک دن نقاب اتار کے پھینک دیے اور پُر خروش جماعت کے سامنے بلند آہنگی سے کہا"

کیا کہا؟ ایسی ناسہ کا چہرہ داستان!
کیجیے کمر؟ - - - - -

"کہ اسے نا آشنایان لذت جمال نظارہ کو پریشان کیوں رکھتے ہو لذت اندوز جمال بنا دو - - - - - - "

بظاہر یہ قصہ واقعہ محض ہے مگر پردہ اور نقاب کی مخالفت مع اسکی علت کے ظاہر کی گئی ہے لونڈوں کا پیغمبر یعنی وہی مردود رغاس یہی تربیت لے کے آیا تھا کہ

"دیکھنے کے قابل صورتوں کو بے حجاب رکھو کہ منظاہرۂ فطرت ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو فطرت کی طرف مائل و منتقل کر دیتا ہے"

چنانچہ عورتوں کے پاس پہنچنے کا شوق ہی ہے بے حجابی کی جو تصویریں اور جو لطیفیں لوح بشارت میں مردود پیغمبر شیطانی یعنی رغاس نے واضح کیے ہیں حضرت ساحرہ نے نقل کر کے بہو بیٹیوں پر احسان کیا ہے یا انھیں نقصان پہونچایا ہے اسکا تصفیہ اپنے اپنے مذاق کے موافق ناظرات بیانہ خود ہی کر سکتی ہیں۔ کیا یہی حرکتیں گنواری شریف زادیوں کو سکھائی دکھائی جائیں گی؟

آپ فرماتے ہیں یا عمرانہ بیان کرتی ہے کہ سب سے پہلے جس نے اس تلقین و تعلیم کا احترام کیا وہ عورت تھی۔ نظارہ یہ - - - - - "

یعنے یہ چڑیل رغاس مردود کے پیچھے لگ گئی۔ غنیمت ہے کہ نظارہ کی تقلید میں یہ چڑیلیں ایک دوسرے سے لپٹ کے مثل حروف متجانس مدغم نہ ہوئیں

(باقی آئندہ)

راقم
خاکسار ...

مولانا پنچ کی نوٹ بک

(مسئلہ ترکی نمبر آتم)

ایک ہم قدم اخبار معترض ہے کہ جو صاحب عربی سے واقف نہیں انھیں خلافت وفد کے ساتھ حجاز جانے کی کیا ضرورت ہے۔ وفد تو گیا اور سنتے ہیں کہ وہ حضرت تین آدمیوں سے مرکب ہے غالباً یہ دو عربی مستاد بزرگوار اپنی گرہ سے خرچ کر کے ثواب لوٹنے گئے ہوں گے۔ یہ بھی مسموع ہوا کہ وفد کے مصارف کسی ... مسلمان نے اپنے پاس سے ادا کیے ہیں خلافت کمیٹی کے خزانہ پر اسکا بوجھ نہیں پڑا۔ مگر معترض صاحب بھول گئے یہ حج ہے بیت اللہ کی زیارت ہے قبر مطہر رسولؐ کی اگر دو مسلمان اسی بہانہ زیارت و طواف سے مشرف ہو گئے تو کیا برا ہوا۔ چند سال اُس طرف خلافت کمیٹی نے ... (لندن) کے لیے ایک وفد بذریعہ پارسل کیا تھا جس میں ایک انگریزی زبان سے نابلد مندوب ... بھی کسی ... یا عرقی لفافہ میں لپٹ کے چلے گئے تھے۔ مسئلہ خلافت کا نتیجہ حل ہوا یا نہیں ترکی جنگ قوت میں زیادتی ہوئی یا نہیں۔ فولادی ارادہ ...

ڈنکوں سے گاج تی اسکا حال تو وہی جانتے ہونگے جو گئے تھے مگر اتنا ہمیں بھی معلوم ہے کہ ہوٹلوں کے پاک صاف گردن مروڑی مرغیوں کا حلوا اور کچھ گوشت۔ گورے چٹے نازک اندام خیر سگال کے ایسے تحفوں کا معاوضہ نہیں ایسی ہیں جو نذر کی جائیں۔ پارلیمنٹ مبارک اور قلب کی تطہیر کا افسانہ یاد رہے سوری قیمتی جبّہ اور چند لچّے پھونے جنتی زبان کے چلے روز جو ضرور کام آئینگے

؎ سو سفر آبلہ پا بس است

جس کسی کی کشتی ہے وہ ہاے واے کرتا ہے ذکر ختنہ کرنے والے کا آپریشن میں تجربہ ضرور بڑھنا چاہیے۔

”افیمی کی ریوڑی اور گورنمنٹ کی کفایت شعاری“

کسی افیمی کی ریوڑی اندھیرے میں گر گئی۔ بیچارے ایک کھٹیا کا نقصان کیونکر گوارا کرتے دو پیسہ کی شمع لائے اور ریوڑی ڈھونڈھی۔ کسی نے کہا بھی کہ یہ کیا؟ ”دمڑی کی بڑھیا اور ٹکہ سر منڈائی“ تو کہا یار تم کیا جانو واللہ اس کھٹیا پر ترس آ گیا کسی بیدرد کے پائے پڑے گی تو کر کرا جائیگا ہاے میرے منھ میں پڑے گی تو دو چار پہر گھلے گی۔ یہی حال گورنمنٹ کا ہے اُس نے ایک بیہودہ دفتری لفافوں میں چیٹ چپکانے کی ایجاد کی ہے اپنے نزدیک گویا اقتصاد و کفایت کا بہت بڑا اڈا مارا ہے حالانکہ سو دو سو لفافوں میں شاید دس پانچ لفافہ ایسے ہیں جو دوبارہ استعمال کیے گئے ہوں اس کے علاوہ۔

دشمن جو ڈیں پی پی اور شیطان منڈھا جائیں گورنمنٹ پر بس اس کفایت پر یوں عمل کرتا ہے کہ لفافوں میں ڈگری چھپر رپورٹ کے نقشا بہوں کی چھپی ہوئی چٹیں ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر بھیجے۔ حالانکہ پوسٹ آفس میں تو سامان کھلے ہوتے لفافہ اور چھپی ہوئی چٹوں کو دو پیسہ کے ٹکٹ میں ہو جانے کے ذمہ دار ہیں۔ مگر اللہ نہ کی ریوڑی تو کار ہے کہ کھلا کھلا کے گھی جائے

پالیٹکس اور معجزہ

سیاسیات کے چاول اور دین کی دال مل کے کھچڑی تیار ہوئی پولیٹکل لیڈر دینی راہنماؤں کے صحیح قائم مقام بنے مگر ذکی ذات میں اعجاز کی کسر رہ گئی تھی خدا کا شکر ہے کہ رفتہ رفتہ خوارق عادات کا ظہور ہونے لگا۔ سُنتے ہیں کہ دو سال اُدھر کلکتہ کے ایک گھاٹ کے قریب کسی درخت کے تنے پر ”مولانا محمد علی“ اور ”مہاتما گاندھی“ کے نام ابھر آئے تھے۔ اب مدراس کے کسی غیر مشہور مقام پر ایک مکڑی دیکھی گئی جسکے ڈیل پر پورا کلمہ لکھا ہے: مہاتما گاندھی کی جے۔ حکومت ہند ایسی ہٹ دھرم ہے کہ ان معجزات کی بھی پروا نہیں کرتی۔ باریک بین حضرات اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ قلم قدرت نے اس جملے کے لیے ہاتھی یا اور کسی بڑے جانور کی لوح پشت کیوں تجویز نہ کی مکڑی کی تخصیص کیوں ہے؟ مکڑی ایک ضعیف الجثہ جانور ہے۔ انسان بھی سے علی ہذا القیاس ہے۔ دنیا کی نسبت ایک شاعر کہتا ہے کہ

> انما الدنیا فناء لیس فی الدنیا ثبوت
> انما الدنیا کبیت نسجتہ العنکبوت

دنیا فانی ہے اُسے ثبات نہیں۔ دنیا مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہے۔ گاندھی کی شخصیت روحانیت کے زور سے گرفتاری وغلامی کی آہنی زنجیریں توڑنا چاہتی ہے لہذا طرفداروں کا خیال ہے کہ مہاتما گاندھی کی جے۔ تحریر کرنے کے واسطے برق سے زیادہ مکڑی کی پشت زیبا ہے۔ اور اہل دنیا کہتے ہیں کہ مکڑی سے ایک قدرتی چرخا تم قدرت کا اشارہ ہے کہ یا دو مکڑی بن کے سوراج طلب کو توڑ۔ کانگریس کی ممبری کا مستحق وہی ہے جو ہر وقت چرخا کاتا کرے۔ متاثر ہوتے ہوں تو لطف دنیا فانی ہے تم بھی فانی۔ جاہدوں کی زندگی کے لیے عمر تنہا کھینے والا سوت کیا کروگے۔ مکڑی کو دیکھو ماشاء اللہ معلوم ہوتا ہے ذاتی صنعت کو ترجیح دیتی ہے۔

”جل تو جلال بھایا بل جائے جل“

استغاثہ قیمت دیوثی

آجکل ولایت میں ایک اپنی نوعیت کا عجیب مقدمہ چل رہا ہے۔ کوئی شخص نوبین ۱۶ اُسکی بی بی کسی ہندوستانی ولیعہد ریاست سے اٹک گئی۔ انگریزی عوض ولیعہد بہادر کا نام عدالت نہیں بتاتی۔ کیوں بتائے؟ اسلیے کہ ہندوستانی اخبار نویس بڑے پاجی ہیں۔ ایسی فوری رقمیں ہندوستانی شوقین مزاجوں سے معلوم نہیں سال میں کتنی مہتی رہتی ہیں اُن میں یاد رکھنا عقلمندی سے دور ہے۔ دوسرے ولیعہد بہادر کے ماں باپ شکایت کرینگے کہ صاحبزادے آپکی صحبت میں آوارہ ہو گئے اب ”مسٹر گھیری“ اُنکا نام لیا جاتا ہے کون سی خرافت ہے لہذا ان کا نام مسٹر اے رکھ دیا گیا غرض مسٹر اے صاحب بی صاحب کو لے کے چمپت ہوئے خوب رنگ رلیاں منائیں کہیں وہ دشمن لگے ہوئے تھے اُنھوں نے پکڑا اور دھمکایا کہ بھلی چوری کا نتیجہ اچھا نہیں اور دھمکا کے نیاز مند شوہر کے نام ساڑھے بائیس لاکھ روپیہ بنک میں جمع کروا دیے۔ اس حلال کمائی کی اطلاع مستغیث کو اُس وقت ہوئی جب یار لوگ بچے رقم خورد برد کر چکے تھے۔ بیچارے کے حصّے اس رقم کا چھٹا حصہ پڑا جو شرعیت اسلام میں بعض بزرگوں کا حصہ قرنی ہے۔ بنک کہتا ہے کہ جس نے روپیہ جمع کیا تھا وہی لے گیا تم کس کھیت کی مولی ہو۔ یہ کہتے ہیں کہ واہ یہ دن قسمتوں سے دیکھا چلے جوتیوں میں دال بٹ رہے تھے اب موتی بڑھنے کے دن آ گئے تو تم بھاجی مارتے ہو ہم کسی کو کیا جانیں روپیہ ہمارے نام سے جمع کیا گیا تھا ہماری سے بنے دلواؤ۔ بنکسیں اور مسٹر نوبین میں جو مقدمہ ہو رہا ہے۔ یورپ کے رواج کے مطابق اگر فیصلہ کیا جائے تو معزز قلتبان شوہر کو کم از کم چہارم ضرور ملنا چاہیے۔ ایک تدبیر اور بھی ہے مگر وہ اہل ہندوستان کی میاں بیوی کر سکتے ہیں جس طرح مسٹر پی اسٹیک کا خونبہا حاصل کیا ہے اُسی طرح مسٹر اے کی مازداری کی اُجرت میں ڈیڑھ لاکھ دوبارہ حاصل کر لیں بنک بھی سبک دوش مسٹر نوبین بھی خوش اور بیوی شوہر پرستی کا بھی حق ادا کرتی رہیں۔

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگا کے دورہ سمجھتے ہیں کہ حالت کچھ اور ہوگی بوجہ [illegible] کی قابلیت اڈیٹر کی منصود سے اُنھیں کافی واقفیت ہو گئی اُنکی راے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ خالتو پرچہ دفتر میں بچ رہے ہیں اُن کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ بلا قیمت کوئی ایک پرچہ ہیں اپنے مفید مطلب باتیں ہیں یا نہیں دیکھ بھالنہیں۔ کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا شرط طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضمون بھی اسکے مذاق کے موافق مل جائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ ہی ہزار حسرت کھائی۔ ہم خیر تنہا بسلامت۔

(۲) اودھ پنچ آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو منافعت دکھانے کے مساوی ہے حضرت منی آرڈر بھیجئے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار و دوسرہ تاریخ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہ ہوں۔

(۳) بعض قدردان دفتر سے ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ملامت ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا۔ اب سمجھئے ہم اس میں بھی ہیں ناظر ہو گئے سب انتظامیہ ہمارا قائل ناحق ہے ہوگی تعمیل نہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ خالتو پرچہ دفتر میں موجود ہوں۔

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف آٹھ روز کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں۔ خط اور ٹکٹ کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجئے اور پرچہ منگا لیجئے۔

(۵) اگر یہ پرچہ اودھ پنچ ٹھیک کے بعد آپ کی راے میں مفید ہو تو خود خریدار ہو جانے سے پورا حق قدردانی نہیں ... ایجنٹ صاحب میں اسکی اشاعت کی کوشش کریں تو خیر ... [illegible]

والسلام — منیجر

اخبار مدینہ بجنور

ہفتہ میں دو بار

شائع ہوتا ہے۔ کامل [illegible] کی زیر ادارت جاری ہے ہندوستان کا ... [illegible] ... سیاست حاضرہ کا مفسر ... مضامین علمی و تفریحی، اخبارات کا خلاصہ دنیا کے ہر گوشہ کی خبریں پہونچانے والا۔ نمونہ مفت طلب فرمائیں۔

قیمت سالانہ ششماہی سہ ماہی [illegible]

رسالہ غنچہ بجنور

ہفتہ وار

بچوں کا معلم بچوں کا اتالیق طالب علموں کا استاد [illegible] مفید معلومات کی کان، ہفتہ وار ... کے لیے مدینہ پریس سے شائع ہوتا ہے ... قیمت سالانہ ششماہی [illegible]

منیجر کمپنی اخبار مدینہ و رسالہ غنچہ بجنور

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہونے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچائے پرچے واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۴ء کی چند ہی جلدیں بچ رہی ہیں مشتاقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible]

(۲) جلد [illegible] کے دو نمبر ... نمبروں میں [illegible] ... مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ا۔ ۴۸۷ اودھ پنچ لکھنؤ

موسم گرما کا تحفہ

[illegible] مشروبات جنکی موسم سارے ہندوستان میں ہے خالص [illegible] تیار کیے ہوئے [illegible] میں [illegible] خوشبو [illegible] دل و دماغ و فرحت قلب [illegible]

[illegible] شربت [illegible] عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمائیے۔

شربت فالسہ	شربت بادام	شربت کسیرو	شربت بید مشک	شربت کیوڑہ	شربت انار ولایتی	شربت [illegible]	شربت [illegible]
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ
عرق بید مشک [illegible]	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	شربت انگور	شربت انناس	شربت نارنج	شربت [illegible]	شربت [illegible]	
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	

[illegible] کے مقولہ کو یاد رکھئے [illegible] ولایتی اسینس و شکر [illegible] سے بنے ہوئے شربتوں [illegible] فہرست مفت طلب [illegible]

[illegible] ضرور تحریر فرمائیے اور [illegible] محصول ادا [illegible] روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible]

اور

[illegible] گراموفون [illegible] سے [illegible]

بلکہ

[illegible] گانے [illegible]

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شایع ہو چکے اور جانے [illegible] موسیقی کے [illegible] سے بہتر کتاب شایع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہو گیا ہے۔ حصہ دوم میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

یعنے

[illegible] کے عہد سے [illegible] اساتذہ [illegible]

[illegible] نقل کی ہوئی [illegible] کا نقشہ کتاب پر [illegible]

اُستاد محمد علی خان

[illegible] کے آخری یادگار [illegible]

کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ [illegible]

میں کتاب کے [illegible] کے بعد [illegible]

کتاب میں [illegible]

[illegible] موسیقی [illegible] نکال سکتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] مصنف نے [illegible] محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت حصہ دوم [illegible] حصہ اول کے [illegible]

محصول ڈاک ہر حال میں [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ